از عدالتِ عظمیٰ

کھانڈو دولت ڈانگڈے

بنام

جے وانٹر اؤیاداؤراؤ کھراڈے و دیگراں

تاریخ فیصلہ: 14 فروری، 1996

[کلدیپ سنگھ اور ایس صغیر احمد، جسٹس صاحبان]

بمبئی کرایہ داری اور زرعی اراضی ایکٹ، 1948:

دفعات 2(7A)، 32F(1)(a) فقرہ، 88C- "مشترکہ خاندان" سے تعلق رکھنے والی زرعی زمین -کرایہ دار کا خریداری کا حق- 1961 میں تقسیم کے وقت بیوہ کے حصے میں آنے والی زمین-دفعہ 88C کے تحت بیوہ کے کہنے پر کارروائی 1981 میں ختم ہوئی- کرایہ دار کا زمین خریدنے کا نوٹس- قرار پایا کہ، زمین 1.4.1957 پر کرایہ داری میں ہونے کی وجہ سے، کرایہ دار اسے خریدنے کا حقدار ہے- دفعہ 32F(1)(اے) کے فقرہ کی بنیاد پر اس دفعہ کی توضیعات بیوہ پر لاگو نہیں ہوتی ہیں- دفعہ کی توضیعات میں خیالی تقسیم (notional severance) کے تصور کو شامل نہیں کیا جا سکتا۔

ہندو قانون:

رجعی اثر کا نظریہ- مشترکہ خاندانی ملکیت-1.4.1957 سے پہلے سے مشترکہ خاندان کے طور پر بیوہ رکن -1961 میں ہونے والی تقسیم — کرایہ دار کے ذریعہ بمبئی کرایہ داری اور زرعی اراضی ایکٹ 1948 کی دفعہ 32F(1)(اے) کے تحت کارروائی- قرار پایا کہ، نظریاتی علیحدگی کے تصور کو دفعہ کی توضیعات میں نہیں پڑھا جا سکتا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

مشترکہ خاندان کے ایک رکن کی طرف سے تقسیم کے لیے دائر مقدمے میں جس میں 'A'، ایک بیوہ بھی رکن تھی، 1961 میں ایک سمجھوتہ ڈگری منظور کی گئی جس کے نتیجے میں متنازعہ زمین 'A' کے حصے میں آگئی۔ 'A' نے بمبئی کرایہ داری اور زرعی اراضی ایکٹ 1948 کی دفعہ 88C کے تحت استثنیٰ کے سرٹیفکیٹ کے لیے درخواست دی تھی۔ کارروائی کا مقابلہ اپیل کنندہ نے کیا تھا، جو متنازعہ زمین کا کرایہ دار تھا۔ 1969 میں 'A' کی موت کے بعد، اس کے وارثوں نے کارروائی جاری رکھی اور اسے 1.12.1981 پر نمٹا دیا گیا۔ اس کے بعد، اپیل کنندہ نے ایکٹ کی دفعہ 32F(1) (اے) کے تحت کارروائی شروع کی۔ جواب دہندگان نے اس دعوے کی اس بنیاد پر مزاحمت کی کہ 1.4.1957 'A' سے پہلے سے بیوہ ہونے کی وجہ سے، اپیل کنندہ، جس نے قانونی مدت کے اندر دفعہ 32F(1)(اے) کے تحت نوٹس نہیں دیا تھا، زمین خریدنے کا حقدار نہیں تھا۔ ریونیو حکام کے ساتھ ساتھ مہاراشٹر ریونیو ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ اپیل کنندہ زمین خریدنے کا حقدار نہیں ہے؛ اور اسے زمین کا قبضہ مدعاعلیہان کے حوالے کرنے کی ہدایت کی گئی۔

اپیل کنندہ نے عدالت عالیہ کے سامنے ایک عرضی دائر کی جس میں کہا گیا کہ 'A' اگرچہ ایک بیوہ ہے، مشترکہ خاندان کا رکن تھا اور دفعہ 32F(1)(اے) کی فقرہ کی بنا پر دفعہ 32F کے تحفظ کا حقدار نہیں تھا؛ کہ جب 1969 میں 'A' کی موت ہوئی تو ایکٹ کی دفعہ 88C کے تحت کارروائی زیر التوا تھی اور اپیل کنندہ نے مذکورہ کارروائی ختم ہونے کے فوراً بعد دفعہ 32F(1)(اے) کے تحت نوٹس بھیجا؛ اور یہ کہ تقسیم کی ڈگری جس کی بنیاد پر 'A' متنازعہ زمین کا مالک بنا، ایک گٹھ جوڑ ڈگری تھی اور کوئی تقسیم نہ ہونے کی وجہ سے، دفعہ 32F(1)(اے) کی توضیعات موجودہ معاملے پر لاگو نہیں تھیں۔ عدالت عالیہ نے اپیل کنندہ کے دعوے کو خارج کر دیا اور اس کی رٹ پٹیشن کو خارج کر دیا جس میں کہا گیا تھا کہ مشترکہ خاندان کے ایک فرد نے مارچ 1956 میں تقسیم کا مطالبہ کیا تھا اور اس طرح مشترکہ خاندان کی حیثیت کا علیحدگی اس وقت ہوئی تھی اور 1961 میں منظور شدہ رضامندی کی ڈگری 1956 سے متعلق ہوگی اور اس کے نتیجے میں 1.4.1957 پر کوئی مشترکہ خاندان نہیں ہوگا۔ نالاں ہوکر، اپیل کنندہ نے موجودہ اپیل دائر کی۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: 1. اپیل کنندہ یکم اپریل 1957 کو متنازعہ زمین کا کرایہ دار تھا اور بمبئی کرایہ داری اور زرعی اراضی ایکٹ 1948 کی توضیعات کے مطابق زمین خریدنے کا حقدار تھا۔ عدالت

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

عالیہ نے یہ فیصلہ دیتے ہوئے غلطی کی کہ ایکٹ کی دفعہ 32ایف (1)(اے) کا فقرہ موجودہ کیس کے حقائق کی طرف راغب نہیں ہوئی۔

2.1. نظریاتی علیحدگی کے تصور کو ایکٹ کے دفعہ F32 (اے)(1) کی دفعات کے تناظر میں راغب دفعہ کی توضیعات کے تناظر میں راغب نہیں کیا جاسکتا۔ نہ ہی رجعی اثر کو دفعہ کے فقرہ کی زبان میں پڑھا جاسکتا ہے۔ فقرہ میں خاص طور پر کہا گیا ہے کہ مشترکہ خاندان کے کسی بیوہ/معذور رکن کو، جس کا معذور افراد کے زمرے سے باہر کم از کم ایک رکن ہو، مذکورہ توضیعات کا فائدہ اس وقت تک نہیں دیا جاسکتا جب تک کہ 31 مارچ 1958 سے پہلے مشترکہ خاندان میں ایسے شخص کے حصے کو حدِ پیمائش کے ذریعے الگ نہ کیا جائے اور تفتیش پر مملا تدار کو مطمئن نہ کیا جائے کہ زمین میں ایسے شخص کا حصہ الگ کر دیا گیا ہو۔

2.2. موجودہ معاملے میں، 1961 میں ڈگری کی تاریخ تک 'A' کے حصے کو حدِ پیمائش کے لحاظ سے الگ نہیں کیا گیا تھا۔ چونکہ یہ 31 مارچ 1958 سے پہلے نہیں کیا گیا تھا، اس لیے ایکٹ کی دفعہ 32F(1)(اے) کی توضیعات کو 'A' پر لاگو نہیں کیا جاسکا۔

اے راگھواما بنام اے چنچما، اے آئی آر (1964) ایس سی 136؛ پٹر انگما بنام ایم ایس رنگنا، اے آئی آر (1968) عدالت عظمیٰ 1018 اور شریمتی کرشنا بائی گنپترا و دیشمکھ بنام اپا صاحب تلجرامراؤ نمبلکر، اے آئی آر (1979) عدالت عظمیٰ 1880 کا حوالہ دیا گیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 5400، سال 1995۔

دیوانی رٹ پٹیشن نمبر 5020، سال 1994 میں بمبئی عدالت عالیہ کے مورخہ 16/20/22-6-94 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے مس جے ایس وڈ۔

جواب دہندگان کے لیے وی بی جوشی اور امیش بھاگوت۔

عدالت کا فیصلہ کلدیپ سنگھ جسٹس کے ذریعے سنایا گیا

اپیل کنندہ متنازعہ زرعی آراضی کا کرایہ دار تھا۔ یہ زمین انجنا بائی کی ملکیت تھی۔ 8 اگست 1969 کو ان کی موت کے بعد ہیرابائی اور دروپدابائی، یہاں اپیل میں مدعا علیہان، مالک بن

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

گئے۔ زرعی اراضی ٹریبونل نے بمبئی کرایہ داری اور زرعی اراضی ایکٹ، 1948 (ایکٹ) کی دفعہ 32P کے ساتھ پڑھی گئی دفعہ 32F کے تحت کارروائی میں اس نتیجے پر پہنچا کہ اپیل کنندہ متنازعہ زمین خریدنے کا حقدار نہیں تھا اور اس طرح اسے ہدایت کی گئی کہ وہ مذکورہ زمین کا قبضہ مدعاعلیہان کے حوالے کرے۔ مذکورہ حکم کے خلاف اپیل احمد نگر میں سب ڈویژنل آفیسر پارنر ڈویژن نے خارج کر دی تھی۔ اپیل کنندہ کی طرف سے دائر نظر ثانی کی درخواست کو مہاراشٹر ریونیو ٹریبونل، پونے نے بھی خارج کر دیا تھا۔ اس کے بعد اپیل کنندہ نے بمبئی عدالت عالیہ کے اورنگ آباد بنچ کے سامنے رٹ پٹیشن کے ذریعے ایکٹ کے تحت حکام کے حکم کو چیلنج کیا جسے 22 جون 1994 کو خارج کر دیا گیا۔ اپیل کنندہ کرایہ دار کی یہ اپیل عدالت عالیہ کے فیصلے کے خلاف ہے۔

ہم حقائق کو مختصر طور پر بیان کر سکتے ہیں۔ ایک یادوراؤ@ یدو کھروڈے اور ان کے تین بیٹے بابوراؤ، جے ونتراؤ اور شنکر- ان کی بیوی انجنابائی سے اور چوتھا بیٹا بلو ایک پہلے سے فوت شدہ بیوی سے مشترکہ خاندان تشکیل دیا۔ بابوراؤ نے شریگونڈا میں سول جج کی عدالت میں تقسیم اور مشترکہ خاندانی جائیداد میں اپنے حصص کے قبضے کے لیے ایک دیوانی مقدمہ دائر کیا۔ مقدمے کو ٹرائل کورٹ نے 6 اپریل 1961 کو سمجھوتہ ڈگری کے ذریعے نمٹا دیا تھا۔ یہ متنازعہ نہیں ہے کہ سمجھوتے کے نتیجے میں ڈگری کی تقسیم ہوئی اور جائیداد کو حدِ پیمائش کے ذریعے تقسیم کیا گیا۔ متنازعہ زمین انجنا بائی کے حصص میں آ گئی۔ یہ بھی متنازعہ نہیں ہے کہ اپیل کنندہ 1 اپریل 1957 (ٹلر ڈے) سے پہلے سے متنازعہ زمین کا کرایہ دار تھا۔

ٹلر ڈے کے بعد، انجنابائی نے ایکٹ کی دفعہ 88C کے تحت استثنی کے سرٹیفکیٹ کے لیے درخواست دی۔ مذکورہ کارروائی کو عدالت عالیہ میں لے جایا گیا جس نے اسے اصل اتھارٹی کو نمٹانے کے لیے واپس کر دیا۔ انجنابائی کی موت کے بعد، ان کے وارثوں نے کارروائی جاری رکھی اور آخر کار یکم دسمبر 1981 کو ایڈیشنل تحصیلدار نے اسے نمٹا دیا۔

ایکٹ کے تحت حکام کے سامنے جواب دہندگان کا معاملہ یہ تھا کہ انجنابائی یکم اپریل 1957 سے پہلے سے بیوہ تھی، اپیل کنندہ کے لیے یہ لازمی تھا کہ وہ ایکٹ کی دفعہ F32(1A) کے تحت نوٹس دے جو زمین خریدنے کی اپنی خواہش کی نشاندہی کرتا ہے۔ چونکہ مذکورہ نوٹس قانونی مدت کے اندر نہیں دیا گیا تھا اس لیے اپیل کنندہ زمین خریدنے کا حقدار نہیں تھا۔ جواب دہندگان کی

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

درخواست کو ان نچلی تمام عدالتوں نے قبول کر لیا۔ اپیل کنندہ دلیل یہ تھی کہ ایکٹ کی دفعہ 88C کے تحت کارروائی زیر التوا تھی جو سال 1981 میں ختم ہوئی۔ ان کے مطابق قانون کی دفعہ 88C کے تحت کارروائی ختم ہونے کے بعد مقررہ مدت کے اندر ان کی طرف سے مطلوبہ نوٹس دیا گیا تھا۔

اپیل کنندہ نے نچلی عدالتوں کے سامنے یہ بھی دعوی کیا کہ زمین مشترکہ خاندانی ملکیت ہونے کی وجہ سے اور ان کے مشترکہ خاندان کے ایک سے زیادہ رکن ہونے کی وجہ سے جن کا تعلق دفعہ 32F(1)(اے) میں مذکور کسی بھی زمرے سے نہیں تھا، دفعہ 32F کی توضیعات لاگو نہیں تھی اور اپیل کنندہ متنازعہ زمین خریدنے کا حقدار تھا۔ اس دلیل کو نچلی عدالتوں نے خارج کر دیا تھا۔

دفعات 32F(1) اور 88C جو متعلقہ ہیں دوبارہ پیش کیے گئے ہیں: "دفعہ 32F(1) پچھلے حصوں میں موجود کسی بھی چیز کے باوجود۔

(a) جہاں مکان مالک نابالغ یا بیوہ ہے، یا کوئی ذہنی یا جسمانی معذوری کا شکار شخص ہے *** کرایہ دار کو دفعہ 32 کے تحت اس مدت کی میعاد ختم ہونے کے ایک سال کے اندر ایسی زمین خریدنے کا حق ہو گا جس کے دوران ایسا مکان مالک دفعہ 31 کے تحت کرایہ داری ختم کرنے کا حقدار ہے (اور کرایہ دار کو خریداری کا حق استعمال کرنے کے قابل بنانے کے لیے، مکان مالک کرایہ دار کو اس حقیقت سے آگاہ کرے گا کہ اس نے اکثریت حاصل کر لی ہے، اس مدت کی میعاد ختم ہونے سے پہلے جس کے دوران ایسا مکان مالک دفعہ 31 کے تحت کرایہ داری ختم کرنے کا حقدار رہے):

(بشرطیکہ جہاں ایسے زمرے کا کوئی فرد مشترکہ خاندان کا رکن ہو، اس ذیلی دفعہ کی توضیعات کا اطلاق اس صورت میں نہیں ہو گا جب مشترکہ خاندان کا کم از کم ایک فرد اس ذیلی دفعہ میں مذکور زمروں سے باہر ہو، بشرطیکہ 31 مارچ 1958 سے پہلے مشترکہ خاندان میں ایسے شخص کے حصے کو حدِ پیمائش کے ذریعے الگ کر دیا گیا ہو اور تفتیش پر مملاتدار کو اطمینان ہو کہ زمین میں ایسے شخص کا حصہ، رقبے، تخمینہ کاری، درجہ بندی اور زمین کی قیمت کو مدنظر رکھتے ہوئے، پورے مشترکہ خاندانی جائیداد میں اس شخص کے حصے کے مساوی تناسب سے الگ کیا گیا ہے، اور زیادہ تناسب میں نہیں)"

"88C(1) (دفعات 33A، 33B اور 33C کے ذریعے فراہم کردہ کے علاوہ، دفعات میں کچھ بھی نہیں) 32 سے 32R (دونوں شامل) کسی بھی شخص کی طرف سے پٹے پر دی گئی زمینوں پر

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

لاگو ہوں گی اگر ایسی زمین معاشی ملکیت سے زیادہ نہیں ہے اور ایسے شخص کی کل سالانہ آمدنی بشمول اس طرح کی زمین کا کرایہ 1500 روپے سے زیادہ نہیں ہے:

بشرطیکہ اس ذیلی دفعہ کی توضیعات کا اطلاق کسی ایسے شخص پر نہیں ہوگا جس کے پاس ایسی زمین مستقل کرایہ دار کے طور پر ہو یا جس نے ایسی زمین کسی دوسرے شخص کو مستقل کرایہ کے طور پر پٹے پر دی ہو۔

(2) ذیلی دفعہ (1) میں فراہم کردہ چھوٹ کے اہل ہر شخص مقرر کردہ فارم میں اس مملاتدار کو درخواست دے گا جس کے دائرہ اختیار میں اس کے ذریعہ پٹے پر دی گئی زمین کے تمام یا زیادہ تر ٹکڑے مقررہ مدت کے اندر اس سند کے لیے موجود ہیں کہ وہ اس طرح کی چھوٹ کا حقدار ہے۔

(3) ایسی درخواست موصول ہونے پر، مملاتدار، زمین کے کرایہ دار یا کرایہ داروں کو نوٹس دینے کے بعد، تحقیقات کرے گا اور فیصلہ کرے گا کہ آیا ایسے شخص کی طرف سے پٹے پر دی گئی زمین ذیلی دفعہ (1) کے تحت دفعہ 32 سے 32R کی توضیعات سے مستثنیٰ ہے یا نہیں۔

(4) اگر مملاتدار فیصلہ کرتا ہے کہ زمین اتنی مستثنیٰ ہے، تو وہ ایسے شخص کو مقررہ فارم میں سرٹیفکیٹ جاری کرے گا۔

(5) ذیلی دفعہ (3) کے تحت مملاتدار کا فیصلہ، کلکٹر سے اپیل کے تابع، حتمی ہوگا۔

عدالتِ عالیہ کے سامنے اپیل کنندہ کی طرف سے درج ذیل تنازعات اٹھائے گئے تھے:

(a) انجنابائی اگرچہ ایک بیوہ (معذور زمرہ) تھی- مشترکہ خاندان کی رکن تھی جس میں سے ایک سے زیادہ اراکین وہ افراد نہیں تھے جو معذور تھے، اور اس طرح وہ دفعہ 32F(1)(اے) فقرہ کے پیش نظر ایکٹ کی دفعہ 32F کے تحفظ کی حقدار نہیں تھی۔

(b) جب 1969 میں انجنابائی کا انتقال ہوا تو ایکٹ کی دفعہ 88C کے تحت کارروائی زیر التوا تھی۔ مذکورہ کارروائی یکم دسمبر 1981 کو ختم ہوئی اور اس کے فوراً بعد اپیل کنندہ نے فروری 1982 میں دفعہ 32F(A1) کے تحت نوٹس بھیجا۔ یہاں تک کہ بصورت دیگر اپیل کنندہ نے ایکٹ کی دفعہ 88C کے تحت کارروائی کا مقابلہ کیا کیونکہ زمین خریدنے کا اس کا ارادہ واضح اور ظاہر تھا۔ زمین خریدنے کے اس کے حق کو تکنیکی بنیادوں پر شکست نہیں دی جاسکی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

(c) تقسیم کی ڈگری جس کی بنیاد پر انجنا بائی تنازعہ میں زمین کی مالک بنی وہ گٹھ جوڑ کی ڈگری تھی۔ کوئی تقسیم نہ ہونے کی وجہ سے دفعہ 32F(1)(اے) kiتوضیعات اس معاملے کے حقائق کی طرف راغب نہیں ہوئیں۔

ہمارا خیال ہے کہ عدالت عالیہ یہ قرار دیتے ہوئے پیٹنٹ کی غلطی میں پڑ گئی کہ ایکٹ کی دفعہ 33F(1)(اے) کا فقرہ موجودہ مقدمے کے حقائق کی طرف راغب نہیں ہوئی تھی۔ عدالت عالیہ نے ملا کے ہندو قانون کے پیراگراف 322 اور 325 کا حوالہ دیا اور اس نتیجے پر پہنچی کہ ایک بار جب مشترکہ خاندان کا کوئی فرد دوسرے اراکین کو مشترکہ خاندان سے خود کو سخت کرنے کی اپنی خواہشات سے غیر واضح طور پر آگاہ کرتا ہے، تو اس کا حصہ حاصل کرنے اور اس پر قبضہ کرنے کا حق ناقابل معافی ہے چاہے وہ علیحدگی پر راضی ہوں یا نہ ہوں، اور مشترکہ حیثیت کا فوری طور پر خاتمہ ہوتا ہے۔ اے راگھوما بنام اے چنچما، اے آئی آر (1964) ایس سی 136، پٹر انگما بنام ایم ایس رنگنا، اے آئی آر (1968) عدالت عظمیٰ 1018، اور شریمتی کرشنا بائی گنپتراؤ دیشمکھ بنام اپا صاحب تلجرامراؤ نمبلکر، اے آئی آر (1979) عدالت عظمیٰ 1880 میں اس عدالت کے فیصلوں پر انحصار کرتے ہوئے، عدالت عالیہ اس نتیجے پر پہنچی کہ بابوراؤ نے مارچ 1956 میں جائیداد کی تقسیم کے لیے کہا تھا اور اس طرح اس وقت مشترکہ خاندان کی حیثیت کا خاتمہ ہوا تھا۔ 6 اپریل 1961 کو منظور کی گئی عدالت عالیہ کی رضامندی کے مطابق ڈگری کا تعلق 1956 سے ہوگا اور اس کے نتیجے میں یکم اپریل 1957 (ٹلرڈے) کو کوئی مشترکہ خاندان نہیں ہوگا۔

ہمارا خیال ہے کہ قانون کی دفعہ F32(1)(اے) میں مشترکہ خاندان کی تقسیم کے حوالے سے مفروضہ کو شامل نہیں کیا جا سکتا۔ دفعہ 32F(1)(اے) فقرہ خاص طور پر یہ فراہم کرتا ہے کہ مشترکہ خاندان کا کوئی فرد جو نابالغ، بیوہ ہو یا کسی ذہنی یا جسمانی معذوری کا شکار ہو جس کے مشترکہ خاندان کا کم از کم ایک فرد معذور افراد کے زمرے سے باہر ہو، اسے مذکورہ شق کا فائدہ نہیں دیا جا سکتا جب تک کہ درج ذیل دو شرائط پوری نہ ہوں:

(i) 31 مارچ 1958 سے پہلے مشترکہ خاندان میں ایسے شخص کے حصے کو حد پیمائش کے ذریعے الگ کیا جاتا تھا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

(ii) مملاتدار کو پوچھ گچھ پر اطمینان ہوا کہ زمین کے رقبے، تخمینہ کاری، درجہ بندی اور قیمت کو مد نظر رکھتے ہوئے زمین میں ایسے شخص کے حصے کو اسی حصے میں الگ کیا گیا تھا جو اس شخص کے حصے کے طور پر پورے مشترکہ خاندانی جائیداد میں تھا نہ کہ بڑے تناسب میں۔

نظریاتی علیحدگی کے تصور کو ایکٹ کی دفعہ 32F(1)(اے) کی توضیعات کے تناظر میں راغب نہیں کیا جا سکتا۔ مذکورہ دفعہ کے فقرہ میں موجود دو واضح قوانین عملی طور پر اور حقیقت کے طور پر 31 مارچ 1958 سے پہلے ہوئے ہوں گے۔ رجعی اثر کے اصول کو ایکٹ کے دفعہ 39(1)(اے) کے فقرہ کی زبان میں نہیں پڑھا جا سکتا۔

موجودہ معاملے میں مذکورہ بالا شرائط میں سے کوئی بھی پوری نہیں ہوئی ہے۔ 1961 میں ڈگری کی تاریخ تک انجنابائی کے حصے کو حدِ پیمائش کے لحاظ سے الگ نہیں کیا گیا تھا۔ چونکہ یہ 31 مارچ 1958 سے پہلے نہیں کیا گیا تھا اس لیے دفعہ 32F(1)(اے) کی توضیعات کو انجان بائی پر لاگو نہیں کیا جا سکا۔ دوسری شرط بھی پوری نہیں ہوئی۔ چونکہ 31 مارچ 1958 سے پہلے انجنابائی کے حصے کو حد پیمائش کے ذریعے الگ نہیں کیا گیا تھا، اس لیے اس معاملے میں مملاتدار کی طرف سے کسی تحقیقات کا کوئی سوال ہی نہیں تھا۔ ایکٹ کے دفعہ 32F(1)(اے) کے فقرہ سادہ پڑھنے پر، موجودہ مقدمے کے حقائق میں رجعی اثر کے اصول کو شامل کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

لہذا ہم اس معاملے پر عدالت عالیہ کی توضیعات کو ایک طرف رکھتے ہیں اور یہ مانتے ہیں کہ یکم اپریل 1957 کو انجنابائی مشترکہ خاندان کی رکن تھیں اور اس طرح دفعہ 32-ایف(1)(اے) کی دفعات ان پر لاگو نہیں ہوتیں۔

پہلے نکتے پر ہم نے جو نظریہ اختیار کیا ہے، اس معاملے میں پیدا ہونے والے دیگر نکات سے نمٹنا ضروری نہیں ہے۔

ہم اپیل کی اجازت دیتے ہیں، عدالت عالیہ کی توضیعات اور ایکٹ کے تحت حکام کے احکامات کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور یہ مانتے ہیں کہ اپیل کنندہ یکم اپریل 1957 کو متنازعہ زمین کا کرایہ دار تھا اور ایکٹ کی دفعات کے مطابق زمین خریدنے کا حقدار تھا۔ ایکٹ کے تحت مجاز اتھارٹی اب قانون کے مطابق مقدمے کے ساتھ آگے بڑھے گی۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیل منظور کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document